از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 4 اکتوبر 1955

جگل کشور رمیشورداس

بنام

محترمہ گولبائی ہرموسجی

[بھگوتی، وینکٹاراما آئیر اور بی پی سنہا جسٹس صاحبان]

بمبئی سیکیورٹیز کنٹریکٹس کنٹرول ایکٹ، 1925 (بمبئی ایکٹ VIII، سال 1925)-دفعہ 3(4) اور 6-مدعا علیہ کی جانب سے اپیل کنندہ کے ذریعے ضمانتوں کی فروخت اور خریداری-فریقین کے درمیان تنازعہ کہ آیا اپیل کنندہ حصص خریدنے کے وقت اپنے اختیار کے اندر کام کر رہا تھا-فریقین کے درمیان تعلق جو مقر اور مقر الیہ کا ہے نہ کہ بائع اور خریدار کا-آیا یہ دفعہ 6 کے دائرہ کار میں آتا ہے-دلالوں کی طرف سے اپنے حلقے کو بھیجے گئے کنٹریکٹ نوٹ-دلالوں کی طرف سے صرف اجزاء کو اطلاع دینا-اس معاہدے میں داخل کیا گیا تھا-ثالثی قرارداد-اس کی بنیادی باتیں-نیٹو شیئر اینڈ اسٹاک بروکرز ایسوسی ایشن کے ذریعے بنائے گئے قواعد-خود سے مکمل کوڈ— قاعدہ 167-کیا معاہدے کے نوٹ اس کے تحت کالعدم ہیں۔

اپیل کنندہ-بمبئی شہر میں کاروبار کرنے والا ایک تمسکات کا دلال اور مقامی شیئر اینڈ اسٹاک بروکرز ایسوسی ایشن کا ایک رکن مدعا علیہ کی طرف سے اس کی طرف سے حصص کی فروخت اور خریداری کو متاثر کرنے کے لیے ملازم تھا۔ اپیل کنندہ نے ٹاٹا ڈیفرڈ کے 25 حصص اور سودیشی ملز کے 350 حصص کی خریداری کی تاکہ اس کے نام پر موجود حصص کی اتنی ہی تعداد کی بقایا فروخت کا حساب لگایا جا سکے اور اس کے لیے متعلقہ معاہدے کے نوٹ بھیجے۔ اس نے معاہدوں کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ کو اس کی طرف سے مذکور تاریخ پر لین دین بند کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا

تھا اور اس سے کہا کہ وہ انہیں بعد کی تاریخ میں مربع کرے۔ اپیل کنندہ نے برقرار رکھا کہ اس کی ہدایات کے مطابق لین دین بند کر دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے معاہدے کے نوٹوں میں ثالثی کی شق کے مطابق تنازعہ کو ثالثی کے لیے مقامی شیئر اور اسٹاک بروکرز ایسوسی ایشن کو بھیج دیا۔ مدعاعلیہ نے اس بنیاد پر ایسوسی ایشن کی ثالثی کے سامنے پیش ہونے سے انکار کر دیا کہ معاہدے کے نوٹ کالعدم ہیں اور اس لیے اس کے تحت کوئی ثالثی کی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ ثالثوں نے مدعاعلیہ کی غیر موجودگی میں اپیل کنندہ کے حق میں فیصلہ دیا جس نے کارروائی میں حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ مدعاعلیہ نے ایوارڈ کو الگ کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ بمبئی عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ زیر بحث معاہدے تیار ترسیل معاہدے نہیں تھے جیسا کہ بمبئی سیکیورٹیز کنٹریکٹس کنٹرول ایکٹ VIII، سال 1925 کی دفعہ 3(4) میں بیان کیا گیا ہے اور یہ کہ وہ اس کے مطابق ایکٹ کی دفعہ 6 کے تحت کالعدم تھے اور اس لیے ثالثی کی شق اور اس کے تحت کی جانے والی کارروائی بھی کالعدم تھی جس کا اختتام ایوارڈ میں ہوتا ہے۔

اس سوال کے علاوہ کہ آیا زیر بحث معاہدے تیار ترسیل کے لیے تھے یا نہیں، وہ بمبئی ایکٹ VIII، سال 1925 کی دفعہ 6 کے دائرہ کار سے باہر تھے کیونکہ وہ ضمانتوں کی فروخت اور خریداری کے معاہدے نہیں تھے۔ فریقین کے درمیان تنازعہ یہ تھا کہ آیا اپیل کنندہ حصص خریدنے کے وقت اپنے اختیار کے دائرہ کار میں کام کر رہا تھا۔ اگر وہ اپنے اختیار کے اندر کام کر رہا تھا، تو مدعاعلیہ اس کا ذمہ دار تھا۔ اگر وہ خریداری غیر مجاز تھی، تو اپیل کنندہ ہرجانے کے لیے مدعاعلیہ کے ذمہ دار تھا۔ دونوں صورتوں میں تنازعہ وہ تھا جو مدعاعلیہ کے ذریعہ دلال کے طور پر اپیل کنندہ کے ملازمت کے معاہدے سے پیدا ہوا تھا نہ کہ ضمانتوں کی فروخت یا خریداری کے کسی معاہدے سے۔ مدعاعلیہ اور اپیل کنندہ کے درمیان تعلق مقر اور مقرالیہ کا تھا، نہ کہ بائع اور خریدار کا۔

دلالوں کی طرف سے اپنے جزو کو بھیجے گئے کنٹریکٹ نوٹ خود بمبئی ایکٹ VIII، سال 1925 کی دفعہ 6 کے تحت ضمانتوں کی فروخت یا خریداری کے معاہدے نہیں ہیں بلکہ دلال کی طرف سے اس جزو کو صرف یہ اطلاع ہے کہ اس طرح کے معاہدے اس کی طرف سے کیے گئے تھے۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ تحریری طور پر ثالثی کا قرارداد تشکیل دینے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس پر فریقین کے دستخط ہوں، اور یہ کہ یہ کافی ہے اگر شرائط کو تحریری طور پر کم کر دیا جائے اور فریقین کا قرارداد قائم ہو جائے۔

مقامی حصص اور اسٹاک بروکرز ایسوسی ایشن، بمبئی کے ذریعے بنائے گئے قواعد اپنے آپ میں ایک مکمل ضابطہ بناتے ہیں اور ان قواعد کے حوالے سے پیدا ہونے والے کسی بھی سوال کا تعین ان کی تعمیر پر کیا جانا چاہیے اور 1925 میں بمبئی ایکٹ VIII میں نافذ کی گئی قانونی توضیعات کو ان میں پڑھنا ایک غلطی ہوگی اور اس لیے معاہدے کے نوٹوں کو قاعدہ 167 کے تحت کالعدم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 95، سال 1953۔

اپیل نمبر 93، سال 1949 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 29 جون 1951 کے فیصلے اور ڈگری کی اپیل پر، جو ایوارڈ نمبر 45، سال 1949 میں بمبئی سٹی دیوانی عدالت کے 16 ستمبر 1949 کے حکم سے پیدا ہوا تھا۔

ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت (ایچ جے امریگر، سری نارائن اینڈلے، رامیشور ناتھ اور راجندر نارائن، ان کے ساتھ)، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ کے لیے ایچ آر مہروید اور آر این سچتے۔

1955.4 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ وینکٹارااما آئیر جسٹس نے سنایا۔

اپیل کنندہ ایک تمسکات کا دلال ہے جو بمبئی شہر میں کاروبار کرتا ہے، اور نیٹو شیئر اینڈ اسٹاک بروکرز ایسوسی ایشن، بمبئی کا رکن ہے۔ مدعا علیہ، محترمہ گل بائی ہرمسجی نے اسے اپنی طرف سے حصص کی فروخت اور خریداری کے لیے ملازم رکھا، اور 6-8-1947 پر ان لین دین کی وجہ سے اپیل کنندہ کو اس کی طرف سے 0-12-6,321 روپے کی رقم واجب الادا تھی۔ اس تاریخ کو مدعا

علیہ کے پاس اگلی تخلیص کے لیے بقایا رقم تھی، ٹاٹا ڈیفرڈ کے 25 حصص اور سودیشی ملز کے 350 حصص کی فروخت۔ 11-8-1947 پر، اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کی بقایا فروخت کو مربع کرنے کے لیے ٹاٹا ڈیفرڈ کے 25 حصص اور سودیشی ملز کے 350 حصص کی خریداری کی، اور اس کے لیے متعلقہ معاہدے کے نوٹ نمبر 2438 اور 2439 (نمایاں A) اسے بھیجے۔ اس نے معاہدوں کو اس بنیاد پر مسترد کرتے ہوئے جواب بھیجا کہ اپیل کنندہ کو 11-8-1947 پر لین دین بند کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا تھا، اور اسے ہدایت کی کہ وہ انہیں 14-8-1947 پر مربع کرے۔ تاہم، اپیل کنندہ نے یہ کہتے ہوئے ایسا کرنے سے انکار کر دیا کہ مدعاعلیہ کی ہدایات کے تحت 11-8-1947 پر لین دین بند کر دیا گیا تھا۔

کچھ خط و کتابت کے بعد جس کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے، اپیل کنندہ نے 21-8-1947 پر مقامی شیئر اور اسٹاک بروکرز ایسوسی ایشن، بمبئی کو معاہدے کے نوٹوں میں ایک شق کے مطابق ثالثی کے لیے درخواست دی، جو مندرجہ ذیل ہے:

"اس لین دین کے بارے میں آپ اور میرے / ہمارے درمیان پیدا ہونے والے کسی تنازعہ کی صورت میں معاملہ ثالثی کے حوالے کیا جائے گا جیسا کہ مقامی شیئر اور اسٹاک بروکرز ایسوسی ایشن کے قواعد و ضوابط کے ذریعے فراہم کیا گیا ہے۔

ایسوسی ایشن نے مدعاعلیہ کو ثالثی کا نوٹس دیا، اور اس سے اپنے ثالث کو نامزد کرنے کا مطالبہ کیا، جس پر اس نے جواب دیا کہ معاہدے کے نوٹ کالعدم ہیں، اور اس کے نتیجے میں، ثالثی کی کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ تاہم ثالثوں نے تنازعہ کی سماعت کے لیے ایک دن مقرر کیا، اور اسے اس کا نوٹس دیا، لیکن اس نے کارروائی میں حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ 10-10-1947 پر انہوں نے ایک ایوارڈ دیا جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے 11-8-1947 پر کی گئی خریداریوں کی بنیاد پر جو ان کی طرف سے قبول کی گئی تھیں، انہوں نے مدعاعلیہ کو روپے 1,847 کا قرض دیا، اور اسے ہدایت کی کہ وہ اسے بقایا 0-12-4,474 رقم ادا کرے۔

اس کے بعد مدعا علیہ نے درخواست دائر کی جس میں سے موجودہ اپیل اس بنیاد پر ایوارڈ کو الگ کرنے کے لیے اٹھتی ہے کہ زیر بحث معاہدے آگے کے معاہدے تھے جو بمبئی سیکیورٹیز کنٹریکٹس کے دفعہ 6 کے تحت کالعدم تھے۔ کنٹرول ایکٹ VIII، سال 1925، کہ اس کے نتیجے میں ثالثی کی شق بھی کالعدم اور غیر فعال تھی، اور یہ کہ ثالثوں کے سامنے کارروائی اس کے مطابق دائرہ اختیار کے بغیر تھی اور ایوارڈ کالعدم تھا۔ ایکٹ کا دفعہ 6 مندرجہ ذیل ہے:

"ضمانتوں کی خریداری یا فروخت کا ہر معاہدہ، تیار ترسیل کے معاہدے کے علاوہ، جو صوبائی حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں مطلع کی جانے والی تاریخ کے بعد کیا گیا ہے، اس وقت تک کالعدم ہوگا، جب تک کہ اسے قواعد کے تابع اور اس کے مطابق نہ بنایا جائے۔ دفعہ 5 کے تحت باضابطہ طور پر منظور شدہ اور اس طرح کا ہر معاہدہ اس وقت تک کالعدم ہوگا جب تک کہ یہ اراکین کے درمیان یا کسی تسلیم شدہ اسٹاک ایکسچینج کے رکن کے بذریعے نہ کیا جائے اور ایسے کسی معاہدے کے سلسلے میں کسی کمیشن، دلالی، فیس یا انعام کی وصولی کے لیے کسی بھی سول عدالت میں کسی بھی دعوے کی اجازت نہیں ہوگی۔

دفعہ 3(1) 'ضمانتوں' کو حصص سمیت بیان کرتا ہے، اور اس لیے حصص کی فروخت یا خریداری کے معاہدے دفعہ 6 کے تحت کالعدم ہوں گے، جب تک کہ وہ دفعہ 5 کے تحت صوبائی حکومت کی طرف سے منظور شدہ قواعد کے مطابق نہ کیے جائیں۔ اپیل کنندہ نے اس بنیاد پر دفعہ 6 کے اطلاق سے بچنے کی کوشش کی کہ زیر بحث معاہدے 'تیار ترسیل کے معاہدے' تھے، اور اس دفعہ کے عمل سے باہر تھے۔ ایکٹ VIII، سال 1925 کے دفعہ 3(4) میں 'تیار ترسیل کے معاہدے' کی تعریف اس طرح کی گئی ہے جس کا مطلب ہے "ضمانتوں کی خریداری یا فروخت کا معاہدہ جس کی کارکردگی کے لیے کوئی وقت متعین نہیں کیا گیا ہے اور جسے فوری طور پر یا مناسب وقت کے اندر انجام دیا جاتا ہے"، اور ایک وضاحت ہے کہ "ہر مخصوص معاملے میں معقول وقت کیا ہے یہ سوال حقیقت کا سوال ہے"۔ اپیل کنندہ دلیل یہ تھی کہ معاہدے نمبر 2438 اور 2439 تیار ترسیل کے معاہدے تھے جیسا کہ دفعہ 3(4) میں بیان کیا گیا ہے، کیونکہ اس میں کارکردگی کے لیے کوئی وقت متعین نہیں کیا گیا تھا۔

درخواست کی سماعت کرنے والے فاضل سٹی سول جج نے اس دلیل سے اتفاق کیا، اور یہ کہتے ہوئے کہ معاہدے ایکٹ VIII، سال 1925 کی دفعہ 6 کے تحت کالعدم نہیں تھے، درخواست کو مسترد کر دیا۔ مدعاعلیہ نے اس معاملے کو بمبئی کی عدالت عالیہ میں اپیل میں لیا، اور اس کی سماعت چگلا، چیف جسٹس اور جسٹس ٹنڈولکر نے کی۔ ان کی رائے تھی کہ زیر بحث معاہدے تیار ترسیل کے معاہدے نہیں تھے جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 3 (4) میں بیان کیا گیا ہے، کیونکہ اگرچہ اس میں کارکردگی کے لیے کوئی وقت متعین نہیں کیا گیا تھا، لیکن انہیں ایسوسی ایشن کے قواعد وضوابط میں بیان کردہ مدت کے اندر انجام دیا جانا تھا، جو حوالہ کے ذریعے اس میں شامل کیے گئے تھے، نہ کہ دفعہ 3(4) میں فراہم کردہ "فوری طور پر یا معقول وقت کے اندر"، کہ وہ اس کے مطابق دفعہ 6 کے تحت کالعدم تھے، اور کہ اس کے نتیجے میں، ثالثی کی شق اور اس کے تحت کی جانے والی کارروائی بھی کالعدم تھی جس کا اختتام ایوارڈ میں ہوا۔ اس کے مطابق انہوں نے ایوارڈ کو کالعدم اور دائرہ اختیار کے بغیر قرار دیا۔ اس فیصلے کے خلاف، اپیل کنندہ نے آرٹیکل 133 (1)(c) کے تحت ایک سرٹیفکیٹ پر اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔

فاضل اٹارنی جنرل نے اپیل کی حمایت میں یہ دلیل دی کہ اس سوال کے علاوہ کہ آیا زیر بحث معاہدے تیار ترسیل کے لیے تھے یا نہیں، وہ دفعہ 6 کے دائرہ کار سے باہر ہوں گے، کیونکہ وہ ضمانتوں کی فروخت اور خریداری کے معاہدے نہیں تھے۔ یہ دلیل نچلی عدالتوں میں نہیں اٹھائی گئی تھی، اور مدعاعلیہ کے وکیل نے اس عدالت میں پہلی بار اس پر غور کرنے پر اعتراض کیا، کیونکہ اس میں حقائق کی تحقیقات شامل ہوگی، جو ابھی تک نہیں کی قابل ہے۔ لیکن معاہدے کے نوٹوں کی شرائط اور اس کی درخواست میں مدعاعلیہ کے اعتراف کے پیش نظر، ہماری رائے ہے کہ نقطہ اپیل گزار کے لیے کھلا ہے، اور دونوں اطراف کے وکیل کو سننے کے بعد، ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل اس نقطہ پر کامیاب ہونی چاہیے۔

فریقین کے درمیان تنازعہ یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ اپنے اختیار کے دائرہ کار میں کام کر رہا تھا جب اس نے 11-8-1947 پر ٹاٹا ڈیفرڈ کے 25 حصص اور سودیشی ملز کے 350 حصص خریدے تھے۔ اگر وہ اپنے اختیار کے اندر کام کر رہا تھا، تو مدعاعلیہ مذکورہ خریداریوں کی بنیاد پر صرف 1,847

روپے کے قرض کا حقدار تھا۔ لیکن اگر یہ خریداری غیر مجاز تھی، تو اپیل کنندہ ہرجانے میں مدعاعلیہ کا ذمہ دار تھا۔ دونوں صورتوں میں، تنازعہ وہ تھا جو مدعاعلیہ کے ذریعہ دلال کے طور پر اپیل کنندہ کی ملازمت کے معاہدے سے پیدا ہوا تھا نہ کہ ضمانتوں کی فروخت یا خریداری کے کسی معاہدے سے۔ فروخت یا خریداری کا سوال مدعاعلیہ اور بائع یا خریدار کے درمیان، جیسا بھی معاملہ ہو، اپیل کنندہ کے ذریعے لائے گئے معاہدے کے حوالے سے پیدا ہوگا۔ لیکن مدعاعلیہ اور اپیل کنندہ کے درمیان تعلق اصل اور ایجنٹ کا تھا نہ کہ بائع اور خریدار کا۔ ملازمت کا معاہدہ بلا شبہ ضمانتوں کی فروخت اور خریداری سے جڑا ہوا ہے لیکن یہ خود فروخت یا خریداری کا معاہدہ نہیں ہے۔ یہ اس کے لیے یک جدی ہے، اسی وجہ سے یہ کالعدم نہیں ہوتا، چاہے خریداری اور فروخت کا معاہدہ جس کے ساتھ یہ منسلک ہو کالعدم ہو۔ کشن لال و دیگر بنام بھنور لال ([1]) میں اس عدالت فیصلے کے ذریعے۔ قانون سازیہ، یقیناً، یہ نافذ کر سکتا ہے کہ نہ صرف فروخت یا خریداری کا یک جدی بلکہ اس سے منسلک معاہدے بھی کالعدم ہوں گے، ایسی صورت میں ان معاہدوں کے حوالے سے ملازمت کے معاہدے بھی کالعدم ہوں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہے جو ایکٹ VIII، سال 1925 نے کیا ہے۔ دفعہ 6 میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ضمانتوں کی خریداری یا فروخت کے کسی معاہدے کے سلسلے میں کسی کمیشن، دلالی، فیس یا انعام کی وصولی کے لیے سول عدالت میں کوئی دعوی نہیں رکھا جائے گا۔ یعنی معاہدہ کرنے کے لیے کسی بھی شکل میں معاوضے کا دعوی کرنے والے دلال پر پابندی ہے۔ لیکن ملازمت کے معاہدے کو خود کالعدم قرار نہیں دیا گیا ہے، اور معاوضے کا دعوی ممانعت کے تحت نہیں ہوگا۔ یہ سوال کہ آیا دلالوں کی طرف سے اپنے حلقوں کو بھیجے گئے کنٹریکٹ نوٹ ایکٹ VIII، سال 1925 کی دفعہ 6 کے تحت ضمانتوں کی فروخت اور خریداری کے معاہدے ہیں، بمبئی عدالت عالیہ کے سامنے پرومانا تھ بنام بٹلی والا اور کرانی ([1]) میں غور کے لیے سامنے آیا اور اس میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ وہ خود فروخت یا خریداری کے معاہدے نہیں تھے بلکہ دلال کی طرف سے اس جزو کو صرف یہ اطلاع دی گئی تھی کہ اس طرح کے معاہدے اس کی طرف سے کیے گئے تھے۔ ہم اس فیصلے سے متفق ہیں۔

یہ دلیل دی جا سکتی ہے کہ اگر معاہدہ نوٹ صرف جزو کی جانب سے فروخت یا خریداری کی اطلاع ہے، تو یہ ملازمت کی قرارداد نہیں ہے، اور اس کے نتیجے میں، ثالثی کے لیے تحریری طور پر کوئی قرارداد نہیں ہے جیسا کہ ثالثی ایکٹ کے تحت ضروری ہے۔ لیکن یہ طے شدہ قانون ہے کہ تحریری طور پر ثالثی قرارداد تشکیل دینے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ اس پر فریقین کے دستخط ہوں، اور یہ کہ یہ کافی ہے اگر شرائط کو تحریری طور پر کم کر دیا جائے اور فریقین کا قرارداد قائم ہو جائے۔ اگرچہ مدعاعلیہ نے اپنی درخواست میں الزام لگایا کہ اس نے کنٹریکٹ نوٹ، نمایاں A کو قبول نہیں کیا ہے، لیکن اس نے اس کی بنیاد پر سٹی سول جج کے سامنے یا عدالت عالیہ کے سامنے کوئی دلیل نہیں اٹھایا، اور یہاں تک کہ اس عدالت میں بھی اس کے وکیل کی طرف سے اٹھایا گیا موقف یہ تھا کہ نمایاں A معاہدوں کا واحد ذخیرہ ہے، اور چونکہ وہ کالعدم تھے، اس لیے فریقین کے درمیان ثالثی کی کوئی شق نافذ نہیں تھی۔ ہم اس کے مطابق یہ مانتے ہیں کہ قرارداد کے نوٹوں میں تحریری طور پر ایک معاہدہ موجود ہے جس میں اپیل کنندہ کی بطور دلال ملازمت سے پیدا ہونے والے تنازعات کو ثالثی کے حوالے کیا گیا ہے، اور یہ کہ وہ ایکٹ VIII، سال 1925 کی دفعہ 6 کے دائرہ کار سے باہر ہیں، کہ ثالثی کی کارروائی اسی کے مطابق مجاز ہے، اور یہ کہ اس میں دیا گیا ایوارڈ اس بنیاد پر اعتراض کے لیے کھلا نہیں ہے کہ نمایاں A کالعدم ہے۔

اس کے بعد مدعاعلیہ کے لیے یہ دعوی کیا گیا کہ کنٹریکٹ نوٹ نیٹو شیئر اینڈ اسٹاک بروکرز ایسوسی ایشن کے قاعدہ 167 کے تحت کالعدم تھے، اور اس بنیاد پر بھی، ثالثی کی کارروائی اور ایوارڈ کالعدم تھے۔ قاعدہ 167 جہاں تک اس کا مواد ہے مندرجہ ذیل ہے:

"167.(a) اراکین غیر اراکین کو اس طرح کے غیر اراکین کے کھاتے کے لیے کیے گئے ہر سودے کے سلسلے میں معاہدے کے نوٹ پیش کریں گے، جس میں اس قیمت کا ذکر ہو گا جس پر سودے بازی کی گئی ہے۔ اس طرح کے معاہدہ نوٹوں میں دلالی کے لیے ان قواعد کے ساتھ منسلک ضمیمہ G میں مقرر کردہ پیمانے سے کم یا قواعد 168 اور 170(b) کی توضیعات کے ذریعے ترمیم شدہ شرحوں پر چارج ہو گا۔ اس طرح کے کنٹریکٹ نوٹ دلالی کو الگ سے دکھائیں گے اور ان قواعد کے ساتھ منسلک ضمیمہ H میں تجویز کردہ فارم A میں ہوں گے۔

....

(c) کوئی بھی معاہدہ نوٹ جو ضمیمہ H میں چھپی ہوئی فارموں میں سے کسی میں نہیں ہے اسے درست نہیں سمجھا جائے گا۔

(g) اس قاعدے یا فی الحال نافذ کسی دوسرے قاعدے میں مذکور معاہدہ نوٹ کا مطلب سمجھا جائے گا اور اس میں معاہدہ شامل ہوگا اور اس کی اہمیت معاہدے جیسی ہی ہوگی۔

ضمیمہ H میں فارم A جس کا حوالہ قاعدہ 167 (a) میں دیا گیا ہے، دو کالموں پر مشتمل ہے، ایک اس شرح کو ظاہر کرتا ہے جس پر ضمانتیں خریدی یا بیچی جاتی ہیں اور دوسرا، دلالی۔ مدعاعلیہ کو بھیجے گئے معاہدے نوٹ اس شکل میں نہیں ہیں۔ وہ ضمیمہ A میں فارم A کے مطابق ہیں، اور ان شرحوں کو دکھاتے ہیں جن پر ضمانتیں فروخت یا خریدی جاتی ہیں، دلالی کو الگ سے نہیں دکھایا گیا ہے۔ دستاویز کے نچلے حصے میں درج ذیل نوٹ موجود ہے:

"یہ خالص معاہدہ ہے۔ دلالی قیمت میں شامل ہے۔"

مدعاعلیہ دلیل یہ ہے کہ معاہدے کے نوٹ ضمیمہ H میں فارم A کے مطابق نہیں ہیں، کیونکہ قیمت اور دلالی کو الگ سے نہیں دکھایا گیا ہے، اور اس لیے وہ قاعدہ 167 (c) کے تحت کالعدم ہیں۔ اب، قاعدہ 167 صرف آگے کے معاہدوں پر لاگو ہوتا ہے، اور مدعاعلیہ دلیل کی بنیاد یہ ہے کہ چونکہ معاہدہ نوٹ، نمایاں A، عدالت عالیہ کے فاضل ججوں کے ذریعہ تیار ترسیل کے معاہدوں کے بجائے آگے کے معاہدوں کے طور پر منعقد کیا گیا ہے، وہ قاعدہ 167 (c) کے تحت کالعدم ہوں گے، چاہے وہ ایکٹ VIII، سال 1925 کی دفعہ 6 سے متاثر نہ ہوں۔ اس دلیل کا بنیادی مفروضہ یہ ہے کہ جو ایکٹ VIII، سال 1925 کے دفعہ 3 (4) کی تعریف کے تحت تیار ترسیل معاہدے نہیں ہے وہ لازمی طور پر قاعدہ 167 کے مقاصد کے لیے فارورڈ کنٹریکٹ ہونا چاہیے۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ دفعہ 3 (4) میں تیار ترسیل کے معاہدے کی تعریف صرف ایکٹ کے مقصد کے لیے ہے، اور اس کا اطلاق صرف اس صورت میں ہوگا جب سوال یہ ہو کہ آیا معاہدہ اس ایکٹ کے دفعہ 6 کے تحت کالعدم ہے۔ لیکن جب سوال یہ ہے کہ آیا معاہدہ قاعدہ 167 کے تحت کالعدم ہے، تو یہ دیکھنا

ہو گا کہ آیا یہ قواعد کے مطابق طے شدہ یا زیر غور معاہدہ ہے۔ ایکٹ VIII، سال 1925 کے دفعہ 3 (4) کی تعریف اس بات کا تعین کرنے کے لیے مکمل طور پر غیر متعلقہ ہو گی کہ آیا معاہدہ قاعدہ 167 کے مقاصد کے لیے آگے کا معاہدہ ہے، جس سوال کا فیصلہ مکمل طور پر قواعد کی تعمیر پر منحصر ہونا چاہیے۔

متعلقہ قواعد نمبر 359 سے 363 ہیں۔ قاعدہ 359 میں کہا گیا ہے کہ "تیار ترسیل کے معاہدوں کے علاوہ دیگر معاہدے رنگ کے اندر یا اس کے بغیر نہیں کیے جائیں گے یا لین دین نہیں کیا جائے گا"۔ قاعدہ 361 بورڈ کو یہ واضح کرنے کا اختیار دیتا ہے کہ تخلیص شیٹ کے نظام کے ذریعے کون سی ضمانتوں کا تصفیہ کیا جائے گا اور کون سی، ٹکٹ کے عمل کے ذریعے۔ ضابطے 362 اور 363 تصفیے کو نافذ کرنے میں عمل کرنے کے طریقہ کار کا تعین کرتے ہیں۔ یہ ان اصولوں کے حوالے سے تھا جنہیں معاہدے کے نوٹوں کے تحت معاہدے کے حصے کے طور پر پڑھا جانا تھا، کہ فاضل ججوں نے قرار دیا کہ معاہدے ترسیل معاہدے تیار نہیں تھے جیسا کہ ایکٹ VIII، سال 1925 کے دفعہ 3 (4) میں بیان کیا گیا ہے۔ لیکن مذکورہ بالا قواعد کو قاعدہ 359 کے ساتھ پڑھ کر، اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ معاہدے کے نوٹ، نمایاں A، قواعد کے مقصد کے لیے تیار ترسیل کے معاہدے ہوں گے۔ در حقیقت، معاہدے کے نوٹوں کی شکل، نمایاں A، وہ ہے جو تیار ترسیل کے معاہدوں کے قواعد کے تحت فراہم کی گئی ہے، جبکہ ضمیمہ H میں فارم A، جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، آگے کے معاہدوں کے لیے ہے۔ اس طرح، وہ معاہدے جو قوائد 359 سے 363 کے ذریعے با قاعدہ کیے جاتے ہیں، قاعدہ 167 کے ذریعے زیر غور فارورڈ کنٹریکٹ نہیں ہو سکتے، اور انہیں اس قاعدہ کے تحت کالعدم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ مدعاعلیہ کی دلیل میں غلطی یہ ہے کہ دو مختلف حکام کی طرف سے نافذ کردہ دو مختلف توضیعات کو ملا دیا جائے اور ایک کو دوسرے میں پڑھا جائے۔ ایسوسی ایشن کی طرف سے بنائے گئے قواعد اپنے آپ میں ایک مکمل ضابطہ بناتے ہیں، اور ان قواعد کے حوالے سے پیدا ہونے والے کسی بھی سوال کا تعین ان کی تعمیر پر کیا جانا چاہیے، اور ایکٹ VIII، سال 1925 میں نافذ کردہ قانونی توضیعات کو ان میں پڑھنا ایک غلطی ہو گی۔ اس نظریے میں، معاہدہ نوٹ کرتا ہے؛ نمایاں A، کو قاعدہ 167 کے تحت کالعدم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ نتیجے میں، ہمیں درج ذیل عدالت کے

فاضل ججوں سے اختلاف کرتے ہوئے یہ ماننا چاہیے کہ ثالثی کی کارروائی نااہل نہیں ہے اور اس میں دیا گیا فیصلہ اس بنیاد پر کالعدم نہیں ہے کہ قرارداد پر مشتمل قرارداد کالعدم ہیں۔

مدعاعلیہ نے کئی دیگر بنیادوں پر ایوارڈ کی صداقت کا مقابلہ کیا۔ انہیں سٹی سول جج نے مسترد کر دیا تھا اور عدالت عالیہ کے فاضل ججوں کے اس خیال میں کہ معاہدہ نوٹ ایکٹ VIII، سال 1925 کی دفعہ 6 کے تحت کالعدم تھے، انہوں نے ان کے ساتھ معاملہ نہیں کیا۔ اب جب کہ ہم نے قرار دیا ہے کہ معاہدے کالعدم نہیں ہیں، یہ ضروری ہے کہ ان نکات پر اپیل کی سماعت کی جائے۔

ہم اس کے مطابق درج ذیل کے حکم کو ایک طرف رکھتے ہیں، اور ہدایت کرتے ہیں کہ یہاں موجود مشاہدات کی روشنی میں اپیل کی دوبارہ سماعت کی جائے۔ جیسے ہی اپیل اس نکتے پر کامیاب ہوتی ہے جو نچلی عدالتوں میں نہیں لیا گیا ہے، فریقین پورے وقت میں اپنے اخراجات برداشت کریں گے۔ ریمانڈ کے بعد مزید سماعت کے اخراجات عدالت عالیہ کے ذریعے نمٹائے جائیں گے۔